١٦/١/١٤ھ

السلام علیکم

میرا سوال یہ ہے کہ میں امریکہ میں رہتی ہوں پوچھنا یہ تھا کہ ہم یہودی کے کوشر گوشت استعمال کرسکتے ہیں؟
کوشر گوشت حلال ہوتا ہے یا نہیں؟

والسلام

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ٥٢/٢١٣٥
جامعہ دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ یہودیوں کے عقائد اور ذبح کی شرائط کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے، یہودیوں کی کسی مذہبی تنظیم یا ان کے مذہبی پیشواؤں (Rabbis) کی نگرانی میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو 'کوشر (Kosher)' کہا جاتا ہے، یہودی چونکہ اہلِ کتاب بھی ہیں اور 'کوشر' میں ذبح کے مذہبی طریقۂ کار کو بھی ملحوظ رکھتے ہیں، لہٰذا مسلمانوں کے لیے 'کوشر گوشت' حلال ہے۔

البتہ اگر کسی یہودی یا یہودیوں کے کوشر سرٹیفائیڈ (Kosher-certified) ادارے کے بارے میں یقین یا غالب گُمان ہو جائے کہ وہ ذبح کی شرائط کو ملحوظ نہیں رکھتے، تو پھر 'کوشر گوشت' حلال نہیں ہوگا۔

ذبح کی شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔ ذبح کرتے وقت اللہ تعالی کا نام لیا جائے۔

۲۔ اللہ تعالی کے سوا کسی کا نام نہ لیا جائے۔

۳۔ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اہلِ کتاب (مثلاً یہودی) ہو۔

۴۔ جانور کی گردن کی چار رگیں (سانس کی نالی، کھانے کی نالی اور خون کی دو نالیاں) یا ان میں سے کم از کم تین رگیں کاٹی جائیں۔ (ماخذہٗ: التبویب ۵۱/۸۷۰ [بتصرّف])

[المائدة : ٥]:

{الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُم}

[الأنعام: ١٢١]:

{وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ}

تفسير ابن كثير ت سلامة (٣/ ٤٠):

وهذا أمر مجمع عليه بين العلماء: أن ذبائحهم حلال للمسلمين؛ لأنهم يعتقدون تحريم الذبح لغير الله، ولا يذكرون على ذبائحهم إلا اسم الله، وإن اعتقدوا فيه تعالى ما هو منزه عن قولهم، تعالى وتقدس.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٢٩٧):

وَمُقْتَضَى الدَّلَائِلِ الْجَوَازُ كَمَا ذَكَرَهُ التُّمُرْتَاشِيُّ فِي فَتَاوَاهُ، وَالْأَوْلَى أَنْ لَا يَأْكُلَ ذَبِيحَتَهُمْ وَلَا يَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ إلَّا لِلضَّرُورَةِ

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

وفیه أیضاً (٦/ ٢٩٤ – ٢٩٦):

(وَ) ذَكَاةُ (الِاخْتِيَارِ) (ذَبْحٌ بَيْنَ الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ)......(وَعُرُوقُهُ الْحُلْقُومُ)......وَهُوَ مَجْرَى النَّفَسِ......(وَالْمَرِيءُ) هُوَ مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ (وَالْوَدَجَانِ) مَجْرَى الدَّمِ (وَحَلَّ) الْمَذْبُوحُ (بِقَطْعِ أَيِّ ثَلَاثٍ مِنْهَا) إذْ لِلْأَكْثَرِ حُكْمُ الْكُلِّ......(وَشُرِطَ كَوْنُ الذَّابِحِ مُسْلِمًا حَلَالًا خَارِجَ الْحَرَمِ إنْ كَانَ صَيْدًا......(أَوْ كِتَابِيًّا ذِمِّيًّا أَوْ حَرْبِيًّا) إلَّا إذَا سُمِعَ مِنْهُ عِنْدَ الذَّبْحِ ذِكْرُ الْمَسِيحِ (فَتَحِلُّ ذَبِيحَتُهُمَا،

...................واللہ اعلم بالصواب

محمود اشرف جوہر غفرلہ ولوالدیہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۹/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۱ھ

۱۷/ دسمبر/ ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

بندہ عبداللہ ....

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۱/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۱ھ

۱۹/ دسمبر/ ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

محمد عبداللہ ... عفی عنہ

۲۴-٤-١٤٤١ھ

مفتی

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۱/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح

بندہ ابراہیم عیسیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۳/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح

محمد ...

١٤٤١/٤/٢٤ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۲/۲۱۳۵

۱۴۴۱/۴/۲۶

۲۰۱۹/۱۲/۲۴

Scanned by CamScanner